مسابقة السنة النبوية الأولى للجاليات عام ١٤٣٣هـ

غیر ملکیوں کے لئے حفظ حدیث کا پہلا انعامی مقابلہ ۱۴۳۳ھ

پچاس منتخب احادیث

مع مختصر تعریفِ رواۃ اور علمی فوائد

اعداد: ڈاکٹر محمد مرتضی

ترجمہ: ذاکر حسین

اشراف: شعبۂ جالیات

اسلامک پروپیگنڈ آفس، ربوہ، ریاض

الحمد للّٰه رب العالمين، والعاقبة للمتقين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وأصحابه وأتباعه إلى يوم الدين، أما بعد:

بلا شبہ سنت نبوی اسلامی مصادر میں سے قرآن کریم کے بعد دوسرا مصدر ومنبع ہے۔ اس لئے شریعت کے مختلف کارگر ذرائع وطرق سے اس کا اہتمام کرنا ہر مسلمان پر واجب اور ضروری ہے۔

بذریعہ انعامی مقابلہ لوگوں کے درمیان احادیث نبویہ کی نشرواشاعت ان کی رعایت واہتمام کرنے کے وسائل میں سے ہے، تاکہ لوگ ان کو یاد کریں، اور انکے احکام کی معرفت کے بعد روزمرہ کی زندگی میں ان کو عملی جامہ پہنائیں۔ سنت نبوی کے ساتھ ان کے تعلقات گہرا کرنے کی غرض سے جو علمی مقابلے منظر عام پر لائے جاتے ہیں، چوں کہ علمی میدان میں ان کے عظیم فوائد اور ایجابی اثرات ہیں، اس لئے مکتب کا شعبۂ جالیات (آفس کا غیر ملکی ڈپارٹ) اس طرح کے مسابقہ کو عام کرنے کے لئے

ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے، تاکہ لوگ چیدہ وچنیدہ حدیثوں کے یاد کرنے اور عقیدت، شریعت واخلاقیات کے اعتبار سے ان کے تقاضوں پر عمل کرنے کے شیدائی بن سکیں، اوران کی روشنی میں اپنی زندگی کو اسلام کی سعادت وکرامت سے ہمکنار کرا سکیں ۔

بنا بریں شعبۂ جالیات اللہ تبارک وتعالی سے اجر وثواب کی امید کرتے ہوئے مختلف ملکوں سے سرزمین مملکت سعودی عرب میں آئے ہوئے وافدین حضرات وخواتین سے اس مقابلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی بھرپور تمنا کر رہا ہے ۔

مکتب کا شعبۂ جالیات سنت نبوی کا یہ چنندہ مجموعہ پیش کرتے ہوئے اظہار کر رہا ہے کہ اس کی تطویر وترقی کے متعلق آپ کی طرف سے پیش کردہ ہر رائے ومشورہ قابل قدر ہوگا ان شاء اللہ ۔ اس انعامی مقابلہ کے بارے میں مزید معلومات کے خواہاں حضرات سے گذارش ہے کہ وہ شعبۂ

جالیات سے رابطہ کریں، شرح صدر کے ساتھ ان کا استقبال کرتے ہوئے ان کا پر خلوص تعاون کیا جائے گا ان شاء اللہ ۔

وصلى اللّه وسلم على رسولنا وحبيبنا محمد ، وعلى آله وصحبه وأتباعه، والحمد للّه رب العالمين.

إدارة قسم دعوة وتوعية الجاليات

المكتب التعاوني للدعوة وتوعية الجاليات
بالربوة في الرياض

منتخب احادیث

١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ». (صحيح البخاري: ٨).

١- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، (بیت اللہ کا) حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا» [بخاری: ٨]

راوی کی تعریف:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابی ہیں، سن بلوغت کو پہنچنے سے

پہلے بچپن ہی میں اپنے والد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے، پھر اپنے والد سے قبل ہجرت کرکے مدینہ آئے۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں آپ شریک ہوئے وہ ہے غزوہ خندق، پھر اس کے بعد سارے غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک رہے، بڑے بڑے اسلامی فتوحات - جیسے مصر، شام، عراق، بصرہ، فارس - میں بھی آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ دلیر اور حق گو تھے۔ آپ کا شمار اہل علم صحابیوں میں ہوتا ہے۔ آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۲۶۳۰ ہے۔ عبادت وبندگی اور تقوی وپرہیزگاری میں آپ مثال بیان کئے جاتے تھے۔ ۸۶ سال کی عمر میں مکہ میں ۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

حدیث کے فوائد:

۱۔ شہادتین (**أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ**) کا تلفظ اور ان کا زبان سے اقرار کرنا نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، حج کرنے اور رمضان کے روزے رکھنے کو لازم کرتا ہے۔

۲۔ ان دونوں شہادت کے پائے جانے کے بعد ہی تعلیمات اسلام پر عمل کرنا صحیح ہوگا۔

۳۔ شہادتین کا اعتراف کرنا ارکان ایمان کے اقرار کو بھی شامل ہے۔

۴۔ تعلیمات اسلام اور اس کے ارکان کے درمیان تفرقہ کئے بغیر پورے طور پر اسلام کو قبول کرنا واجب ہے۔

٢) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ؛ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا؛ فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». (صحيح البخاري: ٥٤).

٢- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «عملوں کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کو اس کی (اچھی یا بری) نیت کے مطابق (اچھا یا برا) بدلہ ملے گا۔ چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی، اس کی ہجرت انہی کی طرف سمجھی جائے گی۔ اور جس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہجرت کی، تو اس کی ہجرت انہی مقاصد کے لئے ہوگی»۔ [بخاری: ۵۴]

راوی کی تعریف:

عمر بن خطاب القرشی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے ابو حفص، اور لقب ہے فاروق، آپ دوسرے خلیفہ راشد ہیں، آنحضرت ﷺ کی بعثت کے چھٹے سال اسلام قبول کئے، آپ کا قبول اسلام مسلمانوں کے لئے فتح وقوت کا سبب بنا۔ ہجرت کر کے مدینہ آئے اور نبی ﷺ

کے ساتھ تمام غزوے میں شریک رہے۔ کبھی کبھی آپ کی رائے کے مطابق قرآن کا نزول ہوتا تھا۔ ابو بکرؓ نے اپنی موت کے وقت ۱۳ھ میں انہیں اپنا جانشین بنایا، چنانچہ انہوں نے دیوان لکھا اور ہجری تاریخ کی بنیاد ڈالی۔ آپ انصاف کے ساتھ لوگوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ ۲۳ھ میں ابو لؤلؤۃ نے آپ کو قتل کیا، اس حال میں کہ آپ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ کے بغل میں دفن کئے گئے۔

حدیث کے فوائد:

۱- اعمال میں نیت کا ہونا ضروری ہے، تاکہ ان کے انجام دینے پر ثواب ملے۔

۲- نیت کی جگہ دل ہے، اس لئے زبان سے اس کا ادا کرنا مشروع نہیں ہے۔

۳- اخلاص عمل کی قبولیت کے شرائط میں سے ایک شرط ہے، چنانچہ اللہ تعالی کوئی عمل قبول نہیں فرمائے گا مگر جو خالص اس کی رضا کے لئے کیا جائے، اور نبی ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔

۴- ریا ونمود اور سمعت وشہرت طلبی سے حد درجہ پرہیز کرنا لازم اور ضروری ہے۔

٣) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ».

(صحيح مسلم: ١١٦- (٦٤)).

۳- حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مسلمان کو گالی دینا فسق (اللہ کی حکم عدولی) ہے، اور اس سے جنگ وقتال کرنا کفر ہے» (یعنی گناہ اور حرمت میں کفر کی طرح ہے)۔ [مسلم: ۱۱۶-(۶۴)]

راوی کی تعریف:

عبد اللہ بن مسعود ﷛ مشہور اہل علم صحابیوں میں سے ایک ہیں، اور وہ حفاظ قرآن میں سے تھے۔ نبی ﷺ کے ساتھ تمام غزوے میں شریک رہے، اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد جنگ یرموک میں -جو شام میں واقع ہے- شریک ہوئے۔ عمر ﷛ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا، تاکہ وہ ان کو دین کے مسائل سکھائیں، پھر عثمان بن عفان ﷛ نے ان کو وہاں کا امیر وحاکم مقرر فرمایا، پھر انہیں مدینہ واپس آنے کا حکم دیا۔ ۳۲ھ میں مدینہ میں آپ کی وفات ہوئی، اس وقت آپ کی عمر ساٹھ سال تھی، بقیع میں مدفون ہوئے۔

حدیث کے فوائد:

۱- سباب (گالی گلوچ کرنے) سے سخت ممانعت ہے، اور سباب یہ ہے کہ آدمی دوسرے کا عیب نکالنے کے لئے اسے بری صفت سے متصف کرے، خواہ وہ اس میں موجود ہو یا نہ ہو۔

۲۔ قتال (لڑائی جھگڑا کرنا) بھی سخت منع ہے، کیوں کہ یہ روح کی تباہی کا سبب ہے۔
سباب کو قتال پر مقدم کیا گیا، کیوں کہ سباب عام طور پر قتال سے پہلے ہوتا ہے۔
۳۔ محاسن اخلاق سے آراستہ وپیراستہ ہونے کی ترغیب ہے، اور مکارم اخلاق کو داغ دار کرنے والی چیزوں سے ہوشیاری ہے۔

٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ. (جامع الترمذي: ١٨٨٨)، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ برتن میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونکا جائے۔ [جامع ترمذی: ۱۸۸۸، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے]

راوی کی تعریف:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ مشہور اہل علم صحابیوں میں سے ایک ہیں، آپ حبر الامۃ (امت کے عالم) اور تفسیر کے امام ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ ہجرت سے تین سال پہلے بنوہاشم کے گھاٹی سے نکلنے سے پہلے وہاں پیدا ہوئے، پھر نبی ﷺ کو لازم پکڑے رہے، چنانچہ آپ ﷺ سے بکثرت علم حاصل کیا، آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۱۶۶۰ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۳

سال تھی۔ علی بن ابو طالب ﷛ نے آپ کو بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ ۶۸ھ میں طائف میں آپ کی وفات ہوئی، اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال، اور ایک قول کے مطابق ۷۱ سال، اور ایک دوسرے قول کے مطابق ۷۴ سال تھی۔

حدیث کے فوائد:

۱- اس حدیث میں کھانے پینے کے صحیح سالم صحت وتندرستی کے طرق وذرائع کی اتباع کرنے کی ترغیب ہے۔

۲- اس میں کھانے پینے کی چیزوں میں سانس لینے اور ان میں پھونک مارنے کی ممانعت ہے، اور جسم وصحت کی سلامتی کی ترغیب ہے۔

۳- کھانے پینے کے دوران دوسروں کے مشاعر وحواس کی رعایت کی جائے، اور ہر اس چیز سے پرہیز کیا جائے جو ان کے لئے نفرت وکراہت کا سبب بنے۔

٥) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ». (سنن النسائي: ١٢٨٢)، هذا حديث صحيح.

۵- حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «بے شک زمین میں گھومنے والے اللہ کے کچھ فرشتے ہیں، جو

میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہونچاتے ہیں»۔ [نسائی: ۱۲۸۲، (صحیح)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۳۔

حدیث کے فوائد:

۱۔ اللہ تعالی نے رسول ﷺ کو اس اعزاز وشرف سے نوازا کہ اس نے آپ تک مسلمان مرد وخواتین کا سلام پہونچانے کے لئے فرشتوں کو مسخر فرما دیا۔

۲۔ اس میں ہمارے رسول محمد ﷺ پر بکثرت سلام بھیجنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۳۔ رسول محمد ﷺ پر بکثرت سلام بھیجنا نیکیوں کے حصول اور رفعت درجات کا سبب ہے۔

٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ؛ فَفِي النَّارِ». (صحيح البخاري: ٥٧٨٧).

۶۔ حضرت ابوہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «تہ بند (وغیرہ) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا، وہ آگ میں ہوگا»۔ [بخاری: ۵۷۸۷]

راوی کی تعریف:

راوی اسلام ابوہریرہ ﷛ کا نام عبد الرحمن بن صخر دوسی یمانی ہے۔ آپ بلی کے ساتھ کھیلتے تھے، اس لئے آپ کی کنیت ابوہریرہ پڑی۔ آپ اپنے اہل وعیال کے

لئے بکری چرایا کرتے تھے۔ خیبر کی فتح کے سال سنہ ھ میں اسلام قبول کئے، پھر نبی ﷺ کو اس طرح لازم پکڑے کہ آپ ﷺ جہاں کہیں ہوتے، وہ آپ کے ساتھ رہتے، اور طلب حدیث کے لئے اجتہاد واہتمام کرتے، چنانچہ آپ نے نبی ﷺ سے بہت زیادہ علم سیکھا، یہاں تک کہ صحابیوں میں سب سے زیادہ حدیث کے روایت کرنے والے بن گئے، آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔ آپ مدینہ کے فقیہوں میں سے ایک تھے۔ سنہ ۵۷ھ میں مدینہ میں آپ کی وفات ہوئی، اور بقیع میں مدفون ہوئے۔

حدیث کے فوائد:

۱- اس حدیث میں ٹخنے کے نیچے کپڑے لٹکانے کی ممانعت ہے، اور یہ ممانعت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔

۲- اسلام میں بتائے گئے آداب لباس سے پیراستہ ہونے کی ترغیب ہے۔

۳- ٹخنے کے نیچے کپڑے لٹکانے کی سخت وعید ہے، کیوں کہ یہ جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہے۔

٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ».

(صحيح مسلم: ٦٥- (٤١)).

۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے

سنا: «(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں»۔ [مسلم: ٦٥- (٤١)]

راوی کی تعریف:

جابر بن عبداللہ انصاری ﷛ جلیل القدر صحابی ہیں۔ عقبہ کی رات اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ سے بیعت کی، آپ اہل بیعت رضوان میں سے بھی ہیں۔ آپ زیادہ حدیثیں روایت کرنے والے صحابیوں میں سے ایک ہیں، آپ کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ١٥٤٠ ہے۔ ٧٣ھ میں آپ کی وفات ہوئی، آپ کی تاریخ وفات کے سلسلے میں اور بھی اقوال ہیں۔

حدیث کے فوائد:

١- اس حدیث میں کسی بھی طرح سے لوگوں کو تکلیف پہونچانے کی ممانعت ہے۔

٢- مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کا احترام کرے، اور اس کے لئے محبت ومودت کا اظہار کرے، اور اس کی مدد کرے۔

٣- بہترین مسلمان وہ ہے جس کے اقوال وافعال اور سلوک وبرتاؤ سے دوسروں کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّه ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ

الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ». (صحيح مسلم: ٤٦- (٢٩٨٥)).

٨- حضرت ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللہ تعالی فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں، شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جو کوئی ایسا عمل کرے کہ اس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو شریک کرے، تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں»۔ [مسلم:۴۶-(۲۹۸۵)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنے سے اور اس کی تمام قسموں، ذرائع اور اسالیب وطرق سے ہوشیار رہنا واجب ہے۔

۲- اللہ تعالی کے ساتھ شرک عمل کو اور اس کے ثواب کو ضائع وبرباد کر دیتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالی کوئی ایسا عمل قبول نہیں فرماتا جس میں اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا گیا ہو۔

۳- شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالی معاف نہیں فرماتا، مگر یہ کہ اس کا کرنے والا اس سے سچی توبہ کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔

٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرِّفْقَ لاَ يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ، وَلاَ يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ شَانَهُ». (صحيح مسلم: ٧٨- (٢٥٩٤)).

٩- نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے، وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے، اور جس سے یہ نکال لی جاتی ہے، اسے عیب دار کر دیتی ہے»۔ [مسلم: ٧٨- (٢٥٩٤)]

راوی کی تعریف:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی ﷺ نے ہجرت سے پہلے شادی کی، اور آپ ﷺ نے مدینہ میں ان سے اس وقت رخصتی کی جب وہ نو سال کی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ١٨ سال تھی۔ اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ فقیہہ، عالمہ اور حسن رائے والی تھیں۔ وہ جود وسخا میں نمونہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ حدیثیں روایت کیں، ان کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ٢٢١٠ ہے۔ منگل کی رات ١٧ رمضان المبارک ٥٨ھ میں مدینہ میں وفات پائیں، نماز جنازہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

حدیث کے فوائد:

١- نرمی کرنا دعوت، تعلیم وتربیت اور دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے کے طرز واسلوب

میں سے ہے۔

۲- نرمی بھلائی لاتی ہے اور شدت برائی لاتی ہے۔

۳- نرمی کی صفت سے پیراستہ ہونا چاہیئے، کیوں کہ وہ معاملے کو مزین کر دیتی ہے۔

١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ».

(صحيح مسلم : ١٣- (١٦٥٠)).

۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جو شخص کسی کام (کے کرنے) پر قسم کھائے، پھر وہ کسی اور (اسی قسم کے کام میں) بہتری دیکھے، تو وہ کام کرے جو بہتر ہے، اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے»۔ [مسلم:۱۳-(۱۶۵۰)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- ہمیشہ بھلائی اور آسانی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

۲- قسم کھانے کے بعد جس نے اسے توڑ دیا اس پر قسم کا کفارہ ہے، اور وہ یہ ہے، اللہ

تعالی نے فرمایا: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ ٱللَّهُ بِٱللَّغْوِ فِىٓ أَيْمَـٰنِكُمْ وَلَـٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ ٱلْأَيْمَـٰنَ ۖ فَكَفَّـٰرَتُهُۥٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَـٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَـٰثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّـٰرَةُ أَيْمَـٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَٱحْفَظُوٓا۟ أَيْمَـٰنَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمْ ءَايَـٰتِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [سورۃ المائدۃ: ۸۹] ((اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مؤاخذہ نہیں فرماتا، لیکن مؤاخذہ اس پر فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کر دو۔ اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا ان کو کپڑا دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے، اور جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو، اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو))۔

۳- زیادہ قسمیں نہ کھانا، تاکہ کشادگی تنگی میں نہ بدل جائے۔

١١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ: «الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ». (صحيح البخاري: ٢٦٥٣).

۱۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ سے کبیرہ

گناہوں کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: «اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، قتل نفس (ناحق کسی کو مار دینا یا خودکشی کرنا)، اور جھوٹی گواہی دینا»۔ [بخاری:۲۶۵۳]

راوی کی تعریف:

ابو حمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، ہجرت سے دس سال پہلے مدینہ میں پیدا ہوئے، بچپن ہی میں اسلام قبول کئے، پھر نبی ﷺ کے ساتھ رہ کر آپ کی خدمت کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی روح قبض کر لی گئی۔ پھر دمشق منتقل ہو گئے، اور پھر دمشق سے بصرہ کوچ کر گئے۔ انہوں نے بہت زیادہ حدیثیں روایت کیں، ان کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔ ۹۳ھ میں بصرہ میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال تھی۔

حدیث کے فوائد:

۱- حدیث میں مذکور معصیتوں میں واقع ہونے کی سخت ممانعت ہے، کیوں کہ یہ سب بڑے گناہوں میں سے ہیں۔

۲- حدیث میں مذکور معصیتوں کا شمار بڑے گناہوں میں سب سے بڑے گناہوں میں ہوتا ہے، کیوں کہ ان سے خطرناک اور مہلک عقدی، شرعی، اخلاقی اور اجتماعی خرابیاں رونما ہوتی ہیں۔

۳- بلا شبہ کبیرہ گناہیں انسان کا اس کے رب، اس کے خاندان اور اس کے سماج کے

ساتھ کے تعلقات کو بگاڑ دیتے ہیں، پس وہ دنیا وآخرت میں شقی وبدبخت بن جاتا ہے، مگر یہ کہ وہ اللہ تعالی کی جناب میں سچی توبہ کرے۔

١٢) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ». (صحيح البخاري: ٦٤٧٤).

١٢- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جو شخص مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرم گاہ) کی حفاظت کی ضمانت دے دے، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں»۔ [بخاری:۶۴۷۴]

راوی کی تعریف:

ابو العباس سہل بن سعد ساعدی انصاری رضی اللہ عنہ مشہور صحابیوں میں سے ایک ہیں، ان کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۱۸۸ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ ان کی وفات ۹۱ یا ۸۸ ہجری میں مدینہ میں ہوئی۔

حدیث کے فوائد:

۱- ہر حال میں، ہر موڑ پر اور ہر وقت مکارم اخلاق کو لازم پکڑنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- حرام میں واقع ہونے سے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنا جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات کا سبب ہے ۔

۳- اقوال وافعال اور تعلقات میں سے جنہیں اللہ تعالی نے حلال کیا ہے، ان کے ما سوا امور سے زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کرنا واجب ہے ۔

١٣) عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ نَمَّامٌ». (صحيح مسلم: ١٦٨- (١٠٥)).

۱۳- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «چغل خور جنت میں نہیں جائے گا»۔ [مسلم: ۱۶۸-(۱۰۵)]

راوی کی تعریف:

حذیفہ بن الیمان بن حسیل العبسی رضی اللہ عنہ بہادر اور برگزیدہ صحابیوں میں سے ہیں ۔ ملکوں کی فتح میں ان کی عظیم کارکردگی رہی ۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے راز داں تھے، ان کی روایت کردہ حدیثوں کی تعداد ۲۵۵ ہے ۔ وہ غزوہ خندق اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک تھے ۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ان کی بڑی قدر ومنزلت اور اونچا مقام تھا۔ ۳۶ھ میں عراق میں ان کی وفات ہوئی ۔

حدیث کے فوائد:

۱- چغل خوری کرنا ایک مذموم صفت ہے،جو لوگوں کے درمیان بغض وعداوت اور کینہ

کپٹ کو فروغ دیتی ہے ۔

۲- چغل خوری اتنی بری متعدی اور منتشر بیماری ہے جو سماج ومعاشرہ کو حیران وپریشان کر دیتی ہے اور اسے پاش پاش کر ڈالتی ہے ۔

۳- وہ چغل خور جو چغل خوری کو حلال سمجھتا ہے جنت میں نہیں جائے گا ۔

١٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ». (صحيح البخاري: ٦٤٨٧).

۱۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جہنم کو شہوات نفسانی کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے، اور جنت کو گراں گزرنے والے ناگوار کاموں سے ڈھانپ دیا گیا ہے» ۔ [بخاری: ٦٤٨٧]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ٦ ۔

حدیث کے فوائد:

۱- بے شک جہنم حرام چیزوں، گناہوں اور پاپوں سے گھیری ہوئی ہے ۔

۲- اس شخص کے لئے جہنم میں جانا آسان ہے جو اپنی زندگی کو نفسانی خواہشات، معاصی اور محرمات میں گذارے ۔

٣- اسلام کی تعلیمات کو تھامے اور اس کے تقاضوں پر عمل کئے بغیر جنت حاصل نہیں ہوگی۔

٤- معاصی چھوڑے بغیر جہنم سے نجات نہیں۔

١٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ». (صحيح مسلم: ٧٣- (٤٦)).

١٥- حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو»۔ [مسلم:٧٣-(٤٦)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر٦۔

حدیث کے فوائد:

١- کسی بھی طرح سے پڑوسی کو اور اس کے بچوں کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

٢- مسلمان کو چاہیئے کہ وہ پڑوسی کا احترام کرے، کیوں کہ یہ جہنم کی آگ سے نجات کا سبب ہے۔

٣- پڑوسی کو تکلیف نہ دینا کمال ایمان اور مکارم اخلاق سے ہے۔

٤- پڑوسی کو نقصان اور تکلیف پہونچانا کبھی کبھی اس کفر وعصیان تک کھینچ لے جاتا ہے جو جہنم کے عذاب کو لازم کر دیتے ہیں۔

١٦) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ». (صحيح مسلم: ١٤٩- (٩١)).

١٦- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: «وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی کبر ہوگا»۔ [مسلم: ۱۴۹-(۹۱)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۳۔

حدیث کے فوائد:

۱- کبر حرام ہے، لہذا اس سے دور رہنا لازم ہے، اور کبر ہے: حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔

۲- کبر وغرور ہر حال میں اور ہر وقت ایک مذموم اور قبیح صفت ہے، اور کبر کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

۳- عاجزی وخاکساری اور حق کا قبول کرنا سچے مؤمنوں کی صفتوں میں سے ہے، اور کبر وغرور ابلیس کی صفتوں میں سے ہے۔

١٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ

شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ».

(صحيح مسلم: ١٥٢- (٩٣)).

١٧- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «جو شخص اللہ تعالی سے اس حال میں ملے کہ اس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو وہ جنت میں جائے گا، اور جو شخص اس سے اس حال میں ملے کہ اس نے اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو، تو وہ جہنم میں جائے گا»۔ [مسلم: ١٥٢- (٩٣)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ٧۔

حدیث کے فوائد:

١- اللہ تعالی کی توحید اور خالص اس کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا جنت میں جانے کا سبب ہے۔

٢- اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

٣- حدیث میں توحید کو لازم پکڑنے پر ابھارا گیا ہے، اور شرک سے ڈرایا گیا ہے۔

١٨) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «ذَاقَ طَعْمَ الإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبّاً،

وَبِالإِسْلاَمِ دِيناً ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً». (صحيح مسلم: ٥٦- (٣٤)).

۱۸- حضرت عباس بن عبد المطلب ﷛ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا، جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا»۔ [مسلم: ۵۶-(۳۴)]

راوی کی تعریف:

ابو الفضل عباس بن عبد المطلب بن ہاشم القرشی ﷛ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، مکہ مکرمہ میں عام الفیل سے تین سال پہلے پیدا ہوئے، آپ قریش کے سردار تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوسری بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ تھے، پھر مکہ لوٹ کر مشرف بہ اسلام ہوئے، اور اپنے اسلام کو چھپائے رکھے، پھر فتح مکہ سے کچھ عرصہ قبل ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ ماہ رمضان ۳۲ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی، اور بقیع میں دفن کئے گئے۔

حدیث کے فوائد:

۱- اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہونا لازم اور ضروری ہے۔

۲- جب دل میں ایمان کا مزہ اور اس کی مٹھاس وچاشنی داخل ہو جائے، تو تعلیمات اسلام کے تقاضوں پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۳- ایمان کی مٹھاس وچاشنی اطاعت وفرمابرداری اور اس میں رغبت وچاہت کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے۔

١٩) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ». (صحيح مسلم: ١٠١- (٧٢٨)).

۱۹- نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «جو شخص (فرض نمازوں کے علاوہ) روزانہ بارہ رکعتیں (سنن راتبہ) پڑھتا ہے، تو اس کے لئے ان کے عوض جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے»۔ [مسلم:۱۰۱- (۷۲۸)]

راوی کی تعریف:

رسول اللہ ﷺ کی پاک بیوی، حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ، ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی سے ۱۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ آپ عمدہ رائے اور پختہ عقل والی تھیں۔ نبی ﷺ نے آپ سے خالد بن

سعید بن عاص کی وکالت کے توسط سے شادی کی، اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ حبشہ میں تھیں اور آپ کا شوہر عبید اللہ بن جحش مرتد ہو گیا تھا، پھر ۷ھ اور ایک قول کے مطابق ۶ھ میں نبی ﷺ کے عقد نکاح کی ذمہ داری شاہ حبشہ نجاشی کو سونپی گئی، اور انہوں نے ۴۰۰ دینار مہر مقرر کر کے خود ادا فرمایا۔ حدیث کی کتابوں میں آپ کی حدیثیں ۶۵ ہیں۔ ۴۴ھ میں مدینہ میں وفات پائیں، اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔

حدیث کے فوائد:

۱۔ اس حدیث میں سنن راتبہ ۔یعنی: ظہر سے پہلے چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعت۔ کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۔ سنن راتبہ کے اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، اور ان پر مداومت برتنے والے کے لئے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

۳۔ سنن راتبہ کی مشروعیت اس لئے ہوئی ہے کہ مؤمن کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ ان کے ذریعہ تقرب الہی حاصل کرے۔

٢٠) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ». (جامع الترمذي: ٤٢٨)، قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح.

۲۰- حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «جو شخص ظہر (کے فرضوں) سے پہلے چار رکعتوں کی اور ظہر کے بعد چار رکعتوں کی حفاظت کرے گا (انہیں ہمیشہ پڑھے گا)، تو اللہ تعالی اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا»۔ [جامع ترمذی: ۴۲۸، امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۹۔

حدیث کے فوائد:

۱- ظہر سے پہلے چار رکعت اور اس کے بعد چار رکعت کی مداومت پر (یعنی انہیں ہمیشہ پڑھنے کی) ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- نفل عبادتیں اللہ کے تقرب حاصل کرنے کے اسباب میں سے ہیں۔

۳- تعلیمات اسلام کی پابندی کے ساتھ ساتھ ان نمازوں کے پڑھنے والوں کے لئے جہنم سے نجات کی بشارت ہے۔

۲۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِهِ؛ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيباً مِنْ صَلَاتِهِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْراً». (صحيح مسلم: ۲۱۰- (۷۷۸)).

۲۱- حضرت جابر ﷛ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جب تم میں سے کوئی اپنی نماز مسجد میں ادا کرے، تو اس کو چاہیئے کہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھے، اس لئے کہ اللہ تعالی اس کے گھر میں اس کی نماز کی ادائیگی سے خیر وبرکت عطا فرمائے گا»۔ [مسلم: ۲۱۰-(۷۷۸)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۷۔

حدیث کے فوائد:

۱- نفل نمازیں اور سنن راتبہ گھر میں ادا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- گھر میں نفل نمازیں پڑھ کر اسے آباد کرنا اس میں خیر وبرکت کے وجود کا سبب ہے۔

۳- گھر اسلام میں رہائش، عبادت، طاعت اور تربیت کی جگہ ہے۔

۲۲) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ؛ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ». (صحيح البخاري: ١١٦٣).

۲۲- حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری ﷛ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ

نے فرمایا: «جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے، تو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے»۔ [بخاری:۱۱۶۳]

راوی کی تعریف:

ابو قتادہ بن ربعی انصاری ﷛ جلیل القدر صحابیوں میں سے ہیں۔ غزوات اور جنگوں میں ان کی شرکت رہی۔ وہ سفر میں نبی ﷺ کی حراست و حفاظت کرتے تھے۔ عمر بن خطاب ﷛ نے انہیں پارسیوں سے جنگ لڑنے والے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا، چنانچہ انہوں نے بدست خودان کے بادشاہ کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ ان کی جائے وفات اور تاریخ میں اختلاف کیا گیا، پس کہا گیا کہ ۳۸ھ میں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی، اور یہ بھی کہا گیا کہ ۵۴ھ میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی، ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

حدیث کے فوائد:

۱- مسجد میں داخل ہونے کے آداب میں سے ہے کہ اس میں دو رکعت نماز پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھا جائے، اگر چہ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران ہی کیوں نہ ہو۔

۲- جب جماعت کھڑی ہو جائے، تو جماعت کے ساتھ مل جائے، تنہا نماز نہ پڑھتا رہے۔

۳- مسلمان کو چاہیئے کہ وہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے اس نماز (تحیۃ المسجد) کا اہتمام کرے۔

۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ؛ فَاسْتَمَعَ

وَأَنْصَتَ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى؛ فَقَدْ لَغَا». (صحيح مسلم :٢٧- (٨٥٧)).

۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے کے لئے آیا، اور غور سے (خطبہ) سنا اور خاموش رہا، تو اس کے اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے کنکریوں کو چھوا اس نے لغو کام کیا»۔ [مسلم:۲۷-(۸۵۷)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- اس حدیث میں جمعہ کی نماز کے لئے مکمل طور پر وضو کرنے، وعظ ونصیحت سمجھنے، خشوع خضوع اور سنجیدگی ووقار کے ساتھ عبادت کرنے اور خاموش رہ کر غور سے خطبہ سننے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- جمعہ کی نماز کی فضیلت یہ ہے کہ وہ چھوٹے گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔

۳- دوران خطبہ نازیبا حرکت، لغویات اور ہر وہ چیز کرنا جو دل ودماغ کو مشغول کر دے منع ہے، جیسے: کنکری چھونا یا ناک، کپڑے، داڑھی یا جائے نماز وغیرہ میں مشغول ہونا۔

٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى، وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ». (أَيْ بِسُرْعَةٍ) أَيْ: يُخَفِّفُهُمَا. (صحيح البخاري :٩٩٥).

۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ «رسول اللہ ﷺ رات کو (نماز تہجد) دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے، اور رات کے آخری حصے میں ایک رکعت وتر پڑھتے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت (سنت) پڑھتے۔ (اور ان میں اتنی تیزی کرتے کہ) گویا تکبیر آپ کے کانوں میں ہے»۔ [بخاری: ۹۹۵]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۔

حدیث کے فوائد:

۱- رات میں، اور اسی طرح دن میں بھی نفل نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے۔

۲- سب سے کم وتر ایک رکعت ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے ماقبل رکعتوں سے سلام پھیر کر صرف ایک رکعت وتر پڑھی جا سکتی ہے۔

۳- سنت یہ ہے کہ فجر کی دو رکعت قبلی سنت پڑھنے کا اہتمام کیا جائے، اور انہیں ہلکی پڑھی جائے۔

٢٥) عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ؛ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا». (صحيح مسلم ٣١: - (٢٧٥٩))

٢٥- حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
«اللہ تعالی رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن کو برائی کرنے والا (رات کو) توبہ کرلے۔ اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات کو گناہ کرنے والا (دن کو) توبہ کرلے۔ (یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو (جو قرب قیامت کی نشانی ہے، اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)»۔ [مسلم:٢١- (٢٧٥٩)]

راوی کی تعریف:

ابو موسی عبد اللہ بن قیس بن سلیم اشعری رضی اللہ عنہ یمن سے تھے، مکہ آئے اور اسلام قبول کئے، پھر یمن واپس ہونے کے بعد حبشہ چلے گئے، اور فتح خیبر کے بعد مدینہ آئے، اور جہاد و غزوات میں شریک ہوئے۔ قرآن کریم کی تلاوت میں صحابیوں میں سب

سے اچھی آواز والے تھے، عابد، عالم، فقیہ اور زاہد تھے۔ ۴۴ھ میں کوفہ میں یا مدینہ میں وفات پائی۔ ان کی سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں۔

حدیث کے فوائد:

۱- رات ودن کے کسی بھی وقت میں سچی توبہ کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- انسان کو توبہ کرنے میں جلدی کرنا چاہیئے، کیوں کہ اس کو پتہ نہیں کہ کب موت کی گھڑی آن کھڑی ہو۔

۳- سورج کے پچھم سے نکلنے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، لہذا انسان کو چاہیئے کہ توبہ کر کے گناہوں سے باز آجائے اور رشد وہدایت اور درستگی وسعادت کا راستہ اختیار کرے۔

۴- توبہ کی قبولیت کے بارے میں یہ اللہ تعالی کی بے پناہ رحمت ہے، اس لئے مسلمان پر واجب ہے کہ موت کی علامتیں -جیسے غرغرہ آنا- ظاہر ہونے سے پہلے ہی توبہ کر لے، کیوں کہ یقینی طور پر موت کی علامت ظاہر ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

٢٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ؛ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ». (صحيح البخاري : ١٩٠٣).

۲۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ

شخص اپنا کھانا پینا چھوڑے»۔ [بخاری:۱۹۰۳]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۶۔

حدیث کے فوائد:

۱۔ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اخلاق حسنہ سے آراستہ وپیراستہ ہو، اور بری عادت واخلاق سے دور رہے۔

۲۔ مسلمان کو روزے کی حالت میں جھوٹ اور اس کے مطابق عمل کے ذریعہ روزہ کے اجر وثواب کو برباد کرنے سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

۳۔ صیام کے معانی میں سے ہے: غیبت، چغل خوری، جھوٹ، خیانت، اخلاق رذیلہ سے پرہیز کرنا اور ان مواقع سے دور رہنا جو سلوک واعمال پر سلبی اور منفی آثار ڈالتے ہیں۔

٢٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ؛ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ؛ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ؛ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ». (صحيح مسلم: ١٧١-(١١٥٥)، ومثله في صحيح البخاري:٦٦٦٩).

۲۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر کھا لے یا پی لے، تو اسے

چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا کرے، کیوں کہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے»۔ [مسلم: ۱۷۱- (۱۱۵۵)، اور اسی کی مثل بخاری میں ہے: ٦٦٦٩]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر٦۔

حدیث کے فوائد:

۱- اسلام دین رحمت ہے، چنانچہ اللہ تعالی نے ان اعمال سے حرج ومشقت کو اٹھا لیا ہے جن کا صدور انسان سے بھول چوک سے ہو جاتا ہے، پس جب روزہ دار بھول کر کھا پی لے، تو اس کا روزہ صحیح ہے، نہ اس پر اس کی قضا ہے اور نہ کفارہ۔

۲- مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اپنے روزے کے سلسلے میں خبر دار رہے، مقدور بھر اس سے غفلت نہ برتے۔

۳- فطرت انسانی کا خیال رکھتے ہوئے اسلام نے نرم برتاؤ کیا ہے کہ بھول سے سرزد ہونے والی غلطیوں پر کوئی مؤاخذہ نہیں کیا، بشرطیکہ اس میں کسی طرح کی کوتاہی وتقصیر نہ ہو۔

٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضانِ، شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ، صَلَاةُ اللَّيْلِ».

(صحيح مسلم:٢٠٢- (١١٦٣)).

۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «رمضان کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔ اور فرض نماز کے بعد افضل نماز تہجد کی نماز ہے»۔ [مسلم: ۲۰۲- (۱۱۶۳)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- اس حدیث میں ماہ محرم میں نفل روزہ رکھنے، اور رات میں تہجد پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- ماہ محرم میں روزہ رکھنا رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں سے بہتر ہے، اور فرض نماز کے بعد سب سے بہتر نماز تہجد کی نماز ہے۔

۳- نفل روزہ اور نماز اللہ کی قربت حاصل کرنے کے وسائل واسباب میں سے ہے۔

۲۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا، سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى». (صحيح البخاري:۲۰۷٦).

۲۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: «اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت، خریدتے وقت اور قرض کی وصولی کا مطالبہ کرتے وقت نرمی کرتا ہے»۔ [بخاری:۲۰۷۶]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۷۔

حدیث کے فوائد:

۱۔ خرید وفروخت اور دیگر امور میں نرمی کرنا مستحب ہے۔

۲۔ لوگوں کے معاملات کو آسان کرنا رحمت کا سبب ہے۔

۳۔ خرید وفروخت میں دوسروں کے ساتھ آسانی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۴۔ حقوق کا مطالبہ کرتے وقت نرمی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، اور حقوق میں سے کچھ حصہ معاف کر دینا مستحب ہے۔

۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ». (صحيح مسلم: ١٨- (٨٥٤)).

۳۰۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے

بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں حضرت آدم کو پیدا کیا گیا، اسی میں وہ جنت میں داخل کئے گئے، اور اسی میں ان کو اس (جنت) سے نکالا گیا، اور جمعہ ہی کے دن قیامت واقع ہوگی»۔ [مسلم:۱۸-(۸۵۴)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ٦۔

حدیث کے فوائد:

۱- جمعہ کے دن کو دوسرے دنوں پر خصوصیت اور فضیلت حاصل ہے، اور اس میں نیک اعمال کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- جمعہ کے دن بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے ہیں، جیسے: آدم علیہ السلام کی ولادت، ان کا جنت میں داخل ہونا، ان کا جنت سے نکلنا، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، پس جمعے کا دن عظیم دن ہے۔

۳- اس دن کو ایسے امور میں نہ گنوایا جائے جن کا انجام لائق ستائش نہ ہو۔

۳۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ». (صحيح مسلم: ۱۰۵- (۲۰۲۰)).

۳۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، اور جب پیئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے، اس لئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے»۔ [مسلم: ۱۰۵-(۲۰۲۰)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۱۔

حدیث کے فوائد:

۱- اس حدیث میں دائیں ہاتھ سے کھانے پینے کا حکم دیا گیا ہے، لہذا دائیں ہاتھ سے کھانا پینا واجب ہے۔

۲- بائیں ہاتھ سے کھانے پینے میں شیطان کی اتباع کرنے سے ہوشیاری ہے۔

۳- بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے پرہیز کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کیوں کہ دایاں ہاتھ شریف کاموں کے لئے ہے، اور بایاں ہاتھ گندگی اور ناپاکی دور کرنے کے لئے ہے۔

۳۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا

وَكَذَا ، وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ؛ فَقَالَ: «اخْرُجْ مَعَهَا».

(صحيح البخاري: ١٨٦٢).

٣٢- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: «عورت محرم رشتے دار کے بغیر سفر نہ کرے، اور جب اس کے ساتھ محرم نہ ہوتو آدمی اس کے پاس جانے سے پرہیز کرے»۔

تب ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک میں فلاں فلاں لشکر (غزوے) میں نکلنا چاہتا ہوں، اور میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «تم اس کے ساتھ نکلو»۔ [بخاری: ۱۸۶۲]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۴۔

حدیث کے فوائد:

۱- محرم کے بغیر عورت کا تنہا سفر کرنا ممنوع ہے۔

۲- فتنہ اور فساد سے بچنے کی خاطر اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

۳- محرم یا شوہر کے بغیر مسلم خاتون کا حج کے لئے سفر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

٣٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ، أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ، أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ». (سنن أبي داود: ٥٠٢٩)، هذا حديث حسن صحيح.

٣٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: «رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا اپنا کپڑا رکھ لیتے، اور اس کے ذریعے سے اپنی آواز کو ہلکا یا پست کرتے»۔ [ابوداود: ٥٠٢٩، (حسن صحیح)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ٦۔

حدیث کے فوائد:

١- چھینک کے اسلامی آداب میں سے ہے کہ چھینکنے والا ہلکے طور پر اپنے چہرہ کو اپنے بائیں ہاتھ، کپڑے، پگڑی، شماغ یا رومال وغیرہ سے ڈھانپ لے، تاکہ تھوک وغیرہ کا اثر اس کے بازو کے ساتھی پر نہ پڑے۔

٢- ہر جگہ جیسے گھر، آفس، بیٹھک یا مسجد وغیرہ میں دوسروں کے مشاعر وحواس کا پاس رکھنے اور عام صحت اور ستھرے ماحول کی حفاظت کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ خلل ڈالنے والی بلند آواز سے یا رینٹ یا تھوک سے جو کبھی کبھی جراثیم اور بیماریوں کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

۳- چھینکتے وقت آواز کو پست کرنا کمال ادب اور اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔

٣٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ؛ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ؛ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ». (صحيح مسلم: ٥٦- (٢٩٩٤)).

۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جمائی شیطان کی طرف سے ہے، اس لئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو مقدور بھر اسے روکے»۔ [مسلم: ۵۶- (۲۹۹۴)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- منہ پر بایاں ہاتھ یا رومال وغیرہ رکھ کر جمائی کو دبانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- تمام حالتوں میں اسلامی آداب کا پاس رکھنا کمال اور مکارم اخلاق کا عنوان ہے۔

۳- کھانا کم کھایا جائے، کیوں کہ زیادہ کھانا سستی، کاہلی، جمائی اور بدن کے بھاری ہونے کے اسباب میں سے ہے۔

۴- جمائی کے وقت منہ سے آواز نکالنا مکروہ ہے۔

٣٥) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ». (صحيح البخاري: ٣٣٢٢).

۳۵- حضرت ابو طلحہ ﷛ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: «فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا یا تصویر ہو»۔ [بخاری: ۳۳۲۲]

راوی کی تعریف:

ابو طلحہ زید بن سہل انصاری ﷛ مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ رسول ﷺ کے ساتھ تمام مشاہد وغزوات میں شریک رہے، آپ بہادر تیر اندازوں میں سے تھے۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ اور بے نظیر محبت کرتے تھے، چنانچہ نبی ﷺ آپ کے گھر کی زیارت کیا کرتے تھے۔ آپ ہی نے نبی ﷺ کی قبر کھودی اور لحد بنایا۔ ۳۲یا۳۴ھ میں اور کہا گیا کہ ۵۱ھ میں شام میں اور ایک قول کے مطابق مدینہ میں وفات پائی، اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

حدیث کے فوائد:

۱۔ کتا اور تصویر ان خبیث اور پلید امور میں سے ہے جن سے فرشتے نفرت کرتے ہیں۔

۲۔ گھروں میں یا ان جگہوں میں جہاں کتے ہوتے ہیں یا تصویریں پائی جاتی ہیں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں۔

۳۔ کتے انسان کو ہلاک کرنے والی بیماریوں کا سبب ہیں، اس لئے مقدور بھر ان کو دور رکھنا واجب ہے۔

۴- موبائل یا دوسرے آلات جیسے ویڈیو یا کمپیوٹر وغیرہ میں اسلامی آداب کو پاش کرنے والی، فتنہ انگیز اور خواہشات کو ابھارنے والی ذوات الارواح کی تصویریں رکھنا جائز نہیں ہے۔

٣٦) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لاَ يَدْخُلُ الجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ». (صحيح مسلم: ١٩- (٢٥٥٦)).

٣٦- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا»۔ [مسلم: ١٩- (٢٥٥٦)]

راوی کی تعریف:

جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل القرشی رضی اللہ عنہ قریش کے اکابر علماء میں سے تھے، ان کے والد مطعم بن عدی نے نبی ﷺ کو طائف سے واپسی کے بعد پناہ دیا تھا، اور بائیکاٹ کا صحیفہ توڑا تھا۔ جبیر رضی اللہ عنہ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کئے۔ حدیث کی کتابوں میں ان کی ٦٠ حدیثیں ملتی ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت میں مدینہ میں ۵۷ھ میں اور ایک قول کے مطابق ۵۹ھ میں وفات پائے۔

حدیث کے فوائد:

۱- قطع رحمی کی سخت ممانعت ہے۔

۲- صلہ رحمی کی ترغیب ہے، اور یہ کہ وہ خیر وبرکت کا سبب ہے۔

۳- قطع رحمی کی سزا جلد ہی مل جاتی ہے۔

۳۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ» . (سنن النسائي: ١٢٩٧)، هذا حديث صحيح.

۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالی اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں، اور اس کے لئے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں»۔ [نسائی: ۱۲۹۷، (صحیح)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۱۱۔

حدیث کے فوائد:

۱- رسول ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت ہے اور اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا رحمت ومغفرت اور اللہ کے نزدیک بلندی درجات کا سبب ہے۔

۳- درود ومحبت کے ذریعہ اور آپ ﷺ کے دین، شریعت، اخلاق اور آداب کی اتباع کے

ذریعہ آپ ﷺ کی تعظیم کرنا واجب ہے۔

٣٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ، وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ». (صحيح البخاري: ٥٩٣٧).

٣٨۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللہ تعالی نے بال جوڑنے والی، جڑوانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرمائی ہے»۔ [بخاری: ٥٩٣٧]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ١۔

حدیث کے فوائد:

١۔ عورت کا اپنے بال کو دوسرے کے بال یا دوسری چیز کے ساتھ جوڑنے کی ممانعت ہے۔

٢۔ گودنے والی اور گدوانے والی پر گودنا حرام ہے۔

وشم (گودنا) کا مطلب ہے کہ جلد میں سوئی وغیرہ چبھو کر خون نکالنا، پھر اس جگہ پر سرمہ یا نیل وغیرہ بھر دینا تاکہ وہ جگہ سیاہ یا سبز ہو جائے۔

المستوشمۃ: وہ عورت ہے جو کسی عورت سے وشم کرنے کا مطالبہ کرے۔ الواشمۃ: وشم کرنے والی۔

٣۔ زینت اور خوبصورتی وغیرہ کی خاطر اللہ تعالی کی پیدا کردہ صفت کو بدلنے سے بچنا ضروری

ہے، الا یہ کہ صرف طبی ضرورت کے پیش نظر بدلی جائے، جیسے اعضاء جسم میں سے کسی عضو کا بگڑ جانا۔

۳۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ». (صحيح البخاري: ٥٨٨٥).

۳۹- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: «رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر (بھی لعنت کی) جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں»۔ [بخاری: ۵۸۸۵]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۴۔

حدیث کے فوائد:

۱- لباس پوشاک، ساخت وصفات اور نقل وحرکات میں مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا، اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔

۲- بلا شبہ یہ مشابہت مرد وخواتین کو اس فطرت سلیمہ سے نکال دیتی ہے جس فطرت پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے۔

۳- مردوں کا عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی نقالی کرنا فطری سنتوں سے پھر جانا، دونوں جنس کی کرامت کی دھجیاں اڑانا اور اسلام کی فراخ تعلیمات سے نکلنا ہے۔

٤٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ دَعَوْتُ، فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي». (صحيح البخاري: ٦٣٤٠).

۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «تم میں سے کسی کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے، (مثلا) کہے: میں نے تو دعا کی، لیکن قبول ہی نہیں کی گئی»۔ [بخاری: ۶۳۴۰]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- شرعی نقطہ نظر سے جائز چیزوں کے حصول کے لئے دعا جاری رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے کہ اللہ تعالی داعی کی دعا قبول فرماتا ہے، یا اس کو اس کے مطلوب سے بہتر عطا فرماتا ہے، یا اس سے کسی برائی کو دور فرماتا ہے، یا اسے اس کے لئے آخرت میں ذخیرہ بنا دیتا ہے، لہذا کسی بھی حال میں اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا جائز نہیں ہے۔

۳- وہ جلد بازی جو دعا کی قبولیت سے مانع ہے وہ یہ ہے کہ انسان دعا سے اعراض کرتے ہوئے دعا کرنا چھوڑ دے۔

٤١) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ، وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ». (صحيح البخاري: ٦٤٠٧).

۴۱۔ حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: «اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے، اور جو یاد نہیں کرتا، زندہ اور مردہ شخص کی مثال ہے»۔ [بخاری: ٦۴٠٧]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ٢۵۔

حدیث کے فوائد:

١۔ کثرت سے اللہ کے ذکر کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کیوں کہ قلب کی سعادت اللہ کے ذکر میں پنہاں ہے۔

٢۔ اللہ کے ذکر کی فضیلت ہے، پس جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے، اس کا ظاہر اور باطن اللہ کی معرفت سے زندہ ہوتا ہے، اور جو اللہ کا ذکر چھوڑ دیتا ہے، تو وہ بھلائی کا کام کرنے سے غفلت میں پڑ جاتا ہے، پس اس کا نفع کم یا معدوم ہو جاتا ہے، اور یہ اس سے مستفید نہ ہونے میں میت کے مشابہ ہے۔

٣۔ اللہ کا ذکر زبان وفکر اور اعضاء وجوارح کے ذریعہ عمل کرنے سے ہوتا ہے۔

٤٢) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ، وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ». (صحيح مسلم: ١٣٤- (٨٢)).

۴۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «بلا شبہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان (حد فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے»۔ [مسلم: ۱۳۴- (۸۲)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۷۔

حدیث کے فوائد:

۱- مقدور واستطاعت کے مطابق ہر حال میں فرض نماز کے اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- نماز کے سلسلے میں سستی وکاہلی کرنے سے ڈرایا گیا ہے، پس کسی مسلمان کے لئے نماز کا چھوڑنا جائز نہیں ہے جب تک اس کی عقل اس کے جسم میں کارکن ہو، کیوں کہ وہ اس حال میں شرعی طور پر مکلف شمار کیا جاتا ہے۔

۳- اسلام میں نماز کی اونچی قدر ومنزلت کا بیان ہے، اور یہ آدمی کے اسلام کی ظاہری دلیل ہے، اور اس کا چھوڑنا اس کے کفر کی دلیل ہے۔

٤٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً». (صحيح البخاري: ١٩٢٣).

۴۳- حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا:

«سحری کھایا کرو، اس لئے کہ سحری کھانے میں **یقینا برکت ہے**»۔ [بخاری:۱۹۲۳]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۱۔

حدیث کے فوائد:

۱- رات کے آخری پہر میں فجر طلوع ہونے سے پہلے سحری کھانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- برکت کی غرض سے سحری مشروع کی گئی ہے۔

۳- سحری میں برکت کا سبب یہ ہے کہ اس سے روزہ دار قوی وتوانا اور چست وپھرتیلا رہتا ہے، جس سے روزہ رکھنا اس پر آسان ہوجاتا ہے۔

۴- بہتر ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں میں زیادتی سے کام نہ لیا جائے۔

٤٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ». (صحيح البخاري: ٦٢٨٨).

۴۴- حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں»۔

[بخاری: ٦٢٨٨]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ٣۔

حدیث کے فوائد:

١۔ اسلامی آداب میں سے ہے کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا احترام کرے، اور کسی بھی حال میں اس کو حقیر نہ سمجھے۔

٢۔ سفر میں یا حضر میں جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو کا گفتگو کرنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ اسے غمگین بنا دیتا ہے اور اسے ایذا پہونچاتا ہے، اور ایذا رسانی حرام ہے۔

٣۔ دین اسلام مسلمان مرد وخواتین کے درمیان محبت واخوت، عدل وانصاف اور مساوات وبرابری پر ابھارتا ہے، پس خاندان اور سماج کے افراد میں سے کسی فرد کو نظر انداز کرنا جائز نہیں ہے۔

٤۔ تیسرے کو چھوڑ کر دو کا یا چوتھے کو چھوڑ کر تین کا آپس میں خیر کے امور میں سرگوشی کرنا منع ہے، البتہ اگر سرگوشی شر کے امور میں ہو تو مطلقا (بالکل) حرام ہے۔

٤٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ». (جامع الترمذي: ٢٣١٧)، هذا حديث صحيح.

۴۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «انسان کا بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دینا اس کے حسن اسلام کی علامت (یعنی اچھے مسلمان ہونے کی دلیل) میں سے ہے»۔ [جامع ترمذی: ۲۳۱۷، (صحیح)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر۶۔

حدیث کے فوائد:

۱- یہ حدیث دوسروں کے خصوصی امور میں دخل اندازی نہ کرنے پر ابھارتی ہے۔

۲- مسلمان پر واجب ہے کہ وہ جاسوسی نہ کرے، اور نہ ہی دوسروں کے راز جاننے کی کوشش کرے۔

۳- دوسروں کے ذاتی امور میں دخل اندازی کرنا کبھی کبھی خاندان اور سماج کے افراد کے درمیان مشکلات ودشواریوں کا باعث بنتا ہے، اس لئے اس سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔

۴- یہ حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا جائے، کیوں کہ یہ دونوں ہر زمان ومکان میں اسلام کے اہم امور میں سے ہیں۔

٤٦) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ».

(صحيح البخاري : ٧٣٧٦).

۴۶- حضرت جریر بن عبد اللہ ﷛ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا»۔ [بخاری: ۶۳۷۶]

راوی کی تعریف:

جریر بن عبد اللہ البجلی الیمانی ﷛ اپنے قبیلہ کے سردار تھے، ہجرت کے دسویں سال سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے، حسین وجمیل ہونے کی وجہ سے معروف تھے کہ وہ اس امت کے یوسف ہیں، نبی ﷺ سے تقریبا ۱۰۰ حدیثیں روایت کیں، ۵۴ھ میں اور کہا گیا کہ ۵۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

حدیث کے فوائد:

۱- اسلام رحمت ومحبت کا دین ہے، پس مسلمان مرد وخواتین پر واجب ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کریں۔

۲- گھر، خاندان اور سماج میں دوسروں کے ساتھ تعامل میں آپسی رحم دلی کا اسلوب وطرز اپنانا چاہیئے۔

۳- سنگ دلی وبے رحمی مکارم اخلاق میں سے نہیں ہے، لہذا اس سے دور رہنا واجب ہے۔

٤٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا». (صحيح البخاري: ٢٥٩٥).

۴۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے میں کس کو ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «جس کا دروازہ تیرے دروازہ کے زیادہ قریب ہو»۔ [بخاری: ۲۵۹۵]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۹۔

حدیث کے فوائد:

۱- اگر تمام پڑوسیوں کے ساتھ احسان نہ کر سکے تو حسب قرب زیادہ قریب پڑوسی کے ساتھ احسان کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- ہدیہ دینے میں قریب کو اجنبی پر مقدم کیا جائے گا، پھر تمام اوصاف میں برابری کی صورت میں اسے مقدم کیا جائے گا جو گھر دوار سے زیادہ قریب ہو۔

۳- ہدیہ ہدیہ کرنے والے کے لئے سچی محبت کھینچ لاتا ہے۔

٤٨) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». (صحيح البخاري: ٥٠٢٧).

۴۸- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: «تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھلائے»۔ [بخاری: ۵۰۲۷]

راوی کی تعریف:

عثمان بن عفان بن ابو العاص القرشی ؓ عام الفیل کے چھ سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، اور بعثت کے کچھ ہی عرصہ بعد اسلام قبول کئے، آپ امیر المؤمنین اور تیسرے خلیفۂ راشد ہیں، آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی بیوی رقیہ رضی اللہ عنہا ۔جو نبی ﷺ کی صاحبزادی تھیں - کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی۔ آپ نے اپنی جان ومال سے اسلام کی نصرت وحمایت کی، آپ نے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے دے کر جیش العسرہ کو تیار کیا تھا، اسی طرح آپ نے پچاس ہزار کے بدلے بئر رومہ خرید کر وقف کر دیا تھا، آپ نے پچیس ہزار خرچ کر کے مسجد نبوی کی توسیع بھی کرائی۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ کی وفات کے بعد آپ سے ۲۳ھ میں خلافت کے لئے بیعت کی گئی، آپ نے قرآن کو (ایک قراءت پر) جمع کیا، اور آپ کے عہد خلافت میں ایشیا اور افریقہ میں بہت سارے فتوحات ہوئے۔ نوے یا اسی سال کی عمر میں ۳۵ھ میں مدینہ میں مجرمین کے پاپی ہاتھوں سے اپنے گھر میں شہید کئے گئے۔

حدیث کے فوائد:

۱- تجوید کے ساتھ قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے اور اس کے احکام کی فہم ومعرفت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

۲- سب سے بہتر عمل قرآن کریم کا سیکھنا اور اخلاص کے ساتھ دوسروں کو سکھانا ہے۔

۳۔ قرآن کریم کا سیکھنا اور سکھانا خیر اور سعادت وبرکت کے اسباب میں سے ہے۔

٤٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ». (صحيح مسلم: ٧٤- (٢٠٠٣)).

۴۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «ہر نشہ آور چیز شراب ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے»۔ [مسلم:۷۴-(۲۰۰۳)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ا۔

حدیث کے فوائد:

ا۔ نشہ آور چیزوں کے استعمال سے ہوشیاری ہے، کیوں کہ یہ صحت، مال، خاندان اور سماج کو نقصان پہونچاتی ہیں۔

۲۔ شراب اور اس کے مشابہ دیگر نشہ آور چیزیں جو عقل پر اثر انداز ہوتی ہیں حرام ہیں۔

۳۔ عقل، فکر، بدن، مال اور سماج کی حفاظت کی ترغیب دلائی گئی ہے، پس ہر وہ چیز جو ان میں بگاڑ پیدا کرے حرام ہے۔

٥٠) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ

الأَنْبِيَاءِ تَبَعاً». (صحيح مسلم: ٣٣٠- (١٩٦)).

۵۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لوگوں کے جنت میں (جانے کے سلسلے میں) میں ہی ان کا سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں گا۔ اور میرے متبعین کی تعداد سارے انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہوگی»۔ [مسلم: ۳۳۰-(۱۹۶)]

راوی کی تعریف: ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۱۱۔

حدیث کے فوائد:

۱- اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی بلند قدر ومنزلت اور اعلی مقام کا بیان ہے، چنانچہ آپ ہی -ان شاء اللہ- جنت میں جانے کے سلسلے میں پہلے شفارشی ہوں گے۔

۲- حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی ﷺ کے متبعین کی تعداد سارے انبیاء کے متبعین سے زیادہ ہوگی۔

۳- رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ان کے لئے ہوگی جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کئے۔

مسابقة السنة النبوية الأولى للجاليات عام ١٤٣٣هـ

غیر ملکیوں کے لئے حفظ حدیث کا پہلا

انعامی مقابلہ ۱۴۳۳ھ

پچاس منتخب احادیث

مع مختصر تعریفِ رواۃ اور علمی فوائد

غیر ملکیوں کے لئے حفظ حدیث کا پہلا انعامی مقابلہ ۱۴۳۳ھ

مقابلہ کے زمرہ جات	حفظ کے لئے مقررہ احادیث
پہلا زمرہ	پچاس حدیثیں [از -۱- تا -۵۰-]
دوسرا زمرہ	چالیس حدیثیں [از -۱- تا -۴۰- بالترتیب]
تیسرا زمرہ	پچیس حدیثیں [از -۱- تا -۲۵- بالترتیب]
چوتھا زمرہ	پندرہ حدیثیں [از -۱- تا -۱۵- بالترتیب]
پانچواں زمرہ	دس حدیثیں [از -۱- تا -۱۰- بالترتیب]

مقابلہ میں شریک ہونے کی شرطیں

۱- اس مقابلہ میں (اردو / ہندی / اندونیسی / فلپینی / بنگلہ / تامیل / سنالہ) جاننے اور بولنے والے حصہ لے سکتے ہیں۔

۲- مقابلہ کے زمرہ جات میں سے صرف ایک زمرہ میں حصہ لینے کی اجازت ہوگی۔

۳- جس زمرہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں اس کے حساب سے مقررہ حدیثیں بالترتیب یاد کریں۔

۴- سناتے وقت شناختی کارڈ (اقامہ / پاسپورٹ) کی کاپی ساتھ ہونا ضروری ہے، کیوں کہ کامیاب

حضرات وخواتین کے درمیان تقسیم انعامات کے دوران ثبوت کے طور پر اقامہ / پاسپورٹ نمبر ہی بنیادی معیار ہوگا۔

۵- صحیح موبائل / ٹیلیفون نمبر درج کرانا لازمی ہے، کیوں کہ کامیاب ہونے کی صورت میں کامیاب حضرات وخواتین کو تقریب کے دن وتاریخ اور جگہ کے بارے میں بذریعہ موبائل / ٹیلیفون ہی مطلع کیا جائے گا۔

۶- مقابلے کی ابتدا مورخہ ۱۴/۶/۱۴۳۳ھ مطابق ۵/۵/۲۰۱۲م سے ہوگی۔ مقابلے کے لئے مقرر کردہ مواقع واماکن میں سننے کے اوقات کی تعیین کا اعلان کر دیا جائے گا۔

۷- سنانے کی جگہ:

(الف) برائے حضرات: ❖ ہیڈ آفس، ربوہ۔ ❖ آفس کا شعبۂ تعلیم۔

(ب) برائے خواتین: ❖ مکتب کا شعبۂ خواتین ❖ دار عائکہ لتحفیظ القرآن، حارہ ❖ مدرسہ نور القرآن، ملز۔

۸- مقابلے میں شریک ہونے والے حضرات وخواتین میں سے ہر زمرہ سے ترتیب وار اعلی نمبرات حاصل کرنے والے دس لوگوں کو انعامات سے نوازا جائے گا، نمبرات برابر ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی کی جائے گی۔

۹- کم سن بچے / بچیوں کو بھی مقابلہ میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے، اور وہ کسی بھی زمرہ میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۰- مقابلے میں شریک تمام افراد کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

۱۱- مقابلے کے لئے چنندہ حدیثوں کی ترجمہ، راوی کی تعریف اور علمی فوائد سمیت آڈیو فائیل بھی تیار کی گئی ہے، خواہش مند حضرات انٹرنٹ سائٹ www.islamhouse.com کی زیارت کر کے سماعت فرما سکتے ہیں۔

۱۲- کامیاب ہونے والے حضرات وخواتین کے نام ماہ رجب کے آخر میں آفس کے اعلان بورڈ پر نیز آفس کے انٹرنٹ سائٹ www.islamhouse.com پر نشر کر دیئے جائیں گے۔

۱۳- تقریب کے بعد دس دن کے اندر اپنا انعام حاصل کر لیں، تاخیر کی صورت میں انعام سے محروم کر دیئے جائیں گے اور کوئی بھی عذر قابل قبول نہ ہوگی۔

۱۴- مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں: 4454900/304 - 0508301392

تفاصیل انعامات مقابلہ حفظ حدیث ۱۴۳۳ھ

انعامات	زمرہ جات مقابلہ				
	پہلا زمرہ (۵۰ حدیثیں)	دوسرا زمرہ (۴۰ حدیثیں)	تیسرا زمرہ (۲۵ حدیثیں)	چوتھا زمرہ (۱۵ حدیثیں)	پانچواں زمرہ (۱۰ حدیثیں)
پہلا انعام	۱۵۰۰ ریال	۱۳۰۰ ریال	۱۱۰۰ ریال	۹۰۰ ریال	۷۰۰ ریال
دوسرا انعام	۱۴۰۰ ریال	۱۲۰۰ ریال	۱۰۰۰ ریال	۸۰۰ ریال	۶۰۰ ریال
تیسرا انعام	۱۳۰۰ ریال	۱۱۰۰ ریال	۹۰۰ ریال	۷۰۰ ریال	۵۰۰ ریال
چوتھا انعام	۱۲۰۰ ریال	۱۰۰۰ ریال	۸۰۰ ریال	۶۰۰ ریال	۴۰۰ ریال
پانچواں انعام	۱۱۰۰ ریال	۹۰۰ ریال	۷۰۰ ریال	۵۰۰ ریال	۳۰۰ ریال
چھٹا انعام	۱۰۰۰ ریال	۸۰۰ ریال	۶۰۰ ریال	۴۰۰ ریال	۲۰۰ ریال
ساتواں انعام	۹۰۰ ریال	۷۰۰ ریال	۵۰۰ ریال	۲۵۰ ریال	۱۰۰ ریال
آٹھواں انعام	۸۰۰ ریال	۶۰۰ ریال	۴۰۰ ریال	۲۰۰ ریال	۵۰ ریال
نواں انعام	۷۰۰ ریال	۵۰۰ ریال	۳۰۰ ریال	۱۵۰ ریال	۵۰ ریال
دسواں انعام	۶۰۰ ریال	۴۰۰ ریال	۲۰۰ ریال	۱۰۰ ریال	۵۰ ریال